یہ ہیں اصحابِ حسینؑ

اپنی تخلیق میں شہکار ہیں اصحابِ حسینؑ
عشقِ شبیرؑ سے سرشار ہیں اصحابِ حسینؑ
موت سے برسرِ پیکار ہیں اصحابِ حسینؑ
ہاں وفا سے بھی وفادار ہیں اصحابِ حسینؑ
دلِ شبیرؑ کا احساس نظر آتا ہے
اِن میں ہر فرد ہی عباسؑ نظر آتا ہے

عرشِ مقتل پہ ہیں یہ چاند ستاروں کی طرح
نور کے تاحدِ افلاک مناروں کی طرح
بحرِ انوار کے خوش رنگ کناروں کی طرح
ہیں یہ قرآنِ شہادت میں سپاروں کی طرح
موت کے شوق میں قربان نظر آتے ہیں
جانے یہ کیا ہیں جو انسان نظر آتے ہیں

مثلِ دُر خاتمِ کربل میں جڑے لگتے ہیں
قدم اِن کے حدِ وحدت پہ گڑے لگتے ہیں
سرحدِ اوجِ امامت پہ کھڑے لگتے ہیں
قد و قامت میں یہ نبیوں سے بڑے لگتے ہیں
عرش تک اِن کی فضیلت کے حوالے گئے ہیں
یہ فقط کرب و بلا کے لئے پالے گئے ہیں

ایک ہی سانچے میں وحدت کے ڈھلے ہیں سارے
عشقِ شبیرؑ کی حِدت میں جلے ہیں سارے
نورِ وحدت کے حجابوں میں پلے ہیں سارے
کب کسی حق کی حقیقت سے ٹلے ہیں سارے
نیکیوں سے بھی سِوا نیک نظر آتے ہیں
یہ بہتر ہیں مگر ایک نظر آتے ہیں

اِس طرح زخموں کے عُشاق کہاں ہوتے ہیں
اِس طرح صبر میں مَشاق کہاں ہوتے ہیں
مصحفِ عشق کے اوراق کہاں ہوتے ہیں
اِس طرح موت کے مشتاق کہاں ہوتے ہیں
حدِ قوسین کے پردے سے وَرا دیکھ لیا
ایسا لگتا ہے کہ اِن سب نے خدا دیکھ لیا

اپنی تقدیر پہ مقدور ہیں اصحابِ حسینؑ
نور کے پردوں میں مستور ہیں اصحابِ حسینؑ
سب کے سب صاحبِ دستور ہیں اصحابِ حسینؑ
یعنی مرنے پہ بھی مسرور ہیں اصحابِ حسینؑ
عشقِ شبیرؑ میں یہ عشق کی حد کرتے ہیں
یہ وہ بندے ہیں جو خالق کی مدد کرتے ہیں

اِن کو قرآن بھی اصحابِ یمیں کہتا ہے
نورِ اول بھی اِنہیں نورِ مبیں کہتا ہے
اِن کو ہر سجدہِ رب اپنی جبیں کہتا ہے
خانہِ کعبہ اِنہیں اپنا مکیں کہتا ہے
اِن میں ہر فرد ہی توحید کے کام آیا ہے
اِن کی خاطر تو رسولوں کا سلام آیا ہے

یوں کوئی نیزوں سے تلواروں سے ٹکرا نہ سکا
یوں کوئی عشق کو معراج پہ لے جا نہ سکا
مرتبہ ایسا کوئی ایک نبیؑ پا نہ سکا
عصرِ عاشور کوئی کرب و بلا آ نہ سکا
مطمئن اِن کے ہی اوسان نظر آتے ہیں
انبیاءؑ بھی جہاں حیران نظر آتے ہیں

قبلہ دَر بندیؔ نے لکھی ہے یہ عظمت مشہور
تھے یہ شبیرؑ سے وابستہ سرِ عالمِ نور
کربلا ہوتی جو اللہ کو پہلے منظور
یہ کسی سُلب میں رہنے پہ نہیں تھے مجبور
نورِ کُن کی ہی ضیاؤں سے نکھرتے سارے
بہ خدا عرش سے مقتل میں اُترتے سارے

آدمؑ و نوحؑ ہوئے سوزِ دروں پر حیراں
سب طلسماتِ جہاں اِن کے فسوں پر حیراں
عشق ہے نور علیؔ اِن کے جنوں پر حیراں
ملک الموت بھی ہے اِن کے سکوں پر حیراں
جو اُٹھے سامنے سرورؑ کے وہ سر کاٹ دیئے
خون کی دھار سے تیغوں کے جگر کاٹ دیئے

شاعرِ باب الحوائج
نورعلی نورؔ